

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خطبة جمعة

نصيب

٢٥ سبتمبر ٢٠٢٦

خطبہ مسنونہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾

بے شک تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اس کی حمد کرتے ہیں، اس سے مدد مانگتے ہیں اور اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ ہم اپنے نفسوں کی برائیوں اور اپنے اعمال کی خرابیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور تمہاری موت اس حال میں آنے کہ تم مسلمان ہو۔ سورۃ آل عمران: ۱۰۲

میں نے گزشتہ مفتی آپ سے اس بڑی آفت کے بارے میں بات کی تھی جو علم اور دین کی گھات میں بیٹھی ہے۔ اور وہ ہے خواہش نفس کی آفت۔ اور جب خواہش نفس کا ذکر آتا ہے تو انسان کو لازماً عصبیت یاد آتی ہے۔ یہ دونوں سکے بھائی ہیں، بلکہ جڑواں ہیں، علم اور دین کی گھات میں بیٹھنے میں بھی، اور اس بات میں بھی کہ ان میں سے ہر ایک پہلی سے بڑھ کر خطرناک آفت ہے، جو دین حق سے وابستگی کی راہ میں بھی رکاوٹ بنتی ہے اور علم کے اصولوں سے وابستگی کی راہ میں بھی، اور انسان سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لیے اس کا اخلاص بھی چھین لیتی ہے۔ اور چونکہ ہم خواہش نفس، اس کی آفتوں اور اس کے خطرے پر بات کر چکے، تو اس کے بعد آئیے عصبیت اور اس کے خطرے پر بات کریں، امید ہے کہ اللہ ہمیں ان دونوں کے خطرات سے بچالے، اور اللہ عز و جل ہمیں ایسی قلبی بصیرت عطا فرمائے جو ہمیں خواہش نفس کی گرنے کی جگہوں اور عصبیت کی پھسلنے والی جگہوں سے دور رکھے۔

عصبیت: یہ ہے کہ انسان اپنی جماعت، یا اپنی قوم، یا اپنے قبیلے، یا اپنے خاندان، یا اپنے اس مسلک کی جس سے وہ منسوب ہے، یا اپنے اس شیخ کی جس سے وہ اخذ کرتا ہے، حمایت کرے، اس بات کی پروا کیے بغیر کہ وہ حق سے ہٹ جائے اور علم کی روشنی اور چمک سے دور ہو جائے۔ یہی وہ عصبیت ہے جس سے لڑنے

کے لیے اور انسان کو اس کے مہلک پھندوں سے آزاد کرانے کے لیے رسول اللہ ﷺ کو مبعوث کیا گیا، بلکہ یہی وہ عصیت ہے جس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کو اپنی دعوت کے طویل برسوں میں اذیت دی گئی، اور یہی وہ عصیت ہے جس کے بارے میں قرآن نے خبردار کیا کہ اس سے بلند ہونا اور اس سے بچنا ضروری ہے، اور جس کا قرآن نے بار بار ذکر کیا، جیسا کہ اللہ عز و جل کے اس فرمان میں:

سورة البقرة - آیت ۱۷۰

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَّلَوْ كَانِ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ﴾

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل کیا ہے تو کہتے ہیں: نہیں، بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ کیا اگرچہ ان کے باپ دادا کچھ نہ سمجھتے ہوں اور ہدایت پر نہ ہوں؟

اور اللہ عز و جل کے اس فرمان میں:

سورة لقمان - آیت ۲۱

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَّلَوْ كَانِ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ﴾

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل کیا ہے تو کہتے ہیں: نہیں، بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ کیا اگرچہ شیطان انہیں بھڑکتی آگ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو؟

اے اللہ کے بندو! یہ عصیت وہ دوسری آفت ہے جو مومنوں کے ایمان کی گھات میں ہے، جو انسان کو حق کی پہچان سے روکتی ہے، اور عقل پر پٹیاں باندھ دیتی ہے، چنانچہ وہ حق اور باطل میں فرق نہیں کرتا۔ پھر یہ وہ آفت ہے جو انسان کو اللہ عز و جل کے لیے اخلاص کی لذت تک پہنچنے سے روکتی ہے، کیونکہ یہ انسان اپنے رب کے لیے کیسے مخلص ہو سکتا ہے جبکہ اس نے اپنا دل اور اپنا اخلاص اس جماعت کو دے رکھا ہے جس کی وہ عصیت کرتا ہے؟ خواہ۔ جیسا کہ میں نے آپ سے کہا۔ یہ جماعت کوئی قبیلہ ہو جس پر وہ فخر کرتا ہو، یا کوئی قوم ہو جس پر وہ اتراتا ہو، یا کسی ملت و مسلک کے لوگ ہوں جن سے نسبت کے ذریعے وہ اپنے رشتوں کو مضبوط کرتا ہو، یا کوئی شیخ ہو جس سے نسبت پر وہ اتراتا ہو، اس اتباع میں اس بات کی پروا کیے بغیر کہ وہ

حق کے راستے سے دور ہو جائے، علم سے دشمنی کرے، اور منطق کے پیمانوں اور کتاب اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی سنت کے منہج سے دشمنی کرے۔

اور اے اللہ کے بندو! یہ عصبیت گھٹیا تکبر کی ایک شاخ ہے۔ یہ تکبر کی ایک قسم ہے۔ اور تکبر کی دو قسمیں ہیں:

ایک تکبر جس کی بنیاد انفرادی خود پسندی ہے، جس کے ذریعے انسان اپنی ذات کو ہر چیز سے بالا سمجھتا ہے۔ یہ تکبر کی پہلی قسم ہے: «انفرادی خود پسندی»۔

دوسری قسم: «اجتماعی خود پسندی»۔ انسان اترائے لیکن اپنی ذات پر نہیں، بلکہ اس قوم کی طرف اپنی نسبت پر جس سے وہ ہے۔ اس جماعت پر جس کا وہ رکن ہے، اس گروہ پر جس کے ساتھ وابستگی سے اس کی عصبیت بڑھی۔ یہ بھی تکبر اور خود پسندی کی ایک قسم ہے، مگر یہ اجتماعی خود پسندی ہے، انفرادی خود پسندی نہیں۔ چنانچہ وہ اکیلا شخص جو لوگوں میں سے کسی سے تعلق نہیں رکھتا، اگر تکبر کرے تو اس کا غرور اس کی اپنی ذات میں ہوتا ہے، اور اپنی شخصیت کے ذریعے دوسروں پر بڑا بننے میں۔ یہی فرعونوں کی شان ہے، جن میں موسیٰ کا فرعون بھی ہے جسے تکبر اس مقام تک لے گیا کہ اس نے لوگوں سے کہا: "میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں"، یہ ہے انفرادی خود پسندی۔

رہی عصبیت تو وہ تکبر کی ایک اور خطرناک قسم ہے۔ لیکن وہ فرد کی اپنی ذات میں خود پسندی کی صورت میں ظاہر نہیں ہوتی۔

یہ وہ خود پسندی ہے جس پر انسان اس لیے اترتا ہے کہ وہ کسی قوم، گروہ، جماعت، فرقے، مسلک یا کسی شیخ سے منسوب ہے۔ اور اگر یہ انسان جو اس جانب سے وابستہ ہے علم کی بصیرت اور حق کے دلائل کی بنیاد پر وابستہ ہے، تو یہ انسان حقیقت میں حق کا پیروکار ہے، کسی قوم کا متعصب نہیں، کیونکہ اگر کسی دن اس نے دیکھا کہ حق کا پیمانہ اسے اس جماعت سے ٹپنے اور اس سے دور ہونے کی دعوت دیتا ہے تو وہ حق کے پیمانے کی پکار پر لبیک کہنے میں تردد نہیں کرے گا۔ چنانچہ یہ متعصب نہیں بلکہ حق کا پیروکار ہے۔

رہا وہ متعصب جس کے بارے میں ہم بات کر رہے ہیں اور اللہ عز و جل سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس خطرناک بلا کی آفت سے عافیت دے، تو وہ وہ ہے جو اپنی جماعت سے وابستگی کو حق سے وابستگی کا بدل بنا لیتا ہے۔ علم اور اس کی معرفت کے پیمانے سے وابستگی کا بدل۔ اور یہیں سے خطرہ آتا ہے، اور یہی مشرکین نے کیا جب ان کی طرف رسول اللہ ﷺ کو بھیجا گیا۔

وہ اپنے باپ دادا کی عصیت کرتے تھے جو بتوں کی پوجا کرتے اور اللہ عز و جل کے ساتھ شرک کرتے تھے ایسے طریقے سے جسے نہ کوئی عقل مانتی ہے نہ منطق۔ پھر جب ہمارے رسول ﷺ نے انہیں حق سے آگاہ کیا اور انہیں عقل کے فیصلے اور منطق و علم کے ایمانوں کی طرف متوجہ کیا، تو ان کا انجام کیا ہوا؟

انہوں نے خود کو دورا ہے پر پایا: یا تو وہ حق کی پیروی کریں اور گھناؤنی عصیت سے آزاد ہو جائیں اور اس حق کو تھام لیں جس کا کوئی دوسرا نہیں۔ یا پھر وہ اپنے باپ دادا کی عصیت پر اڑے رہیں، چاہے اس کے لیے انہیں علم، حق اور عقل کے فیصلے کو اپنے پاؤں تلے روندنا پڑے۔ اور انہوں نے یہی کیا؛ اس لیے اللہ عز و جل نے ان کی اس قبیح عصیت پر ان کی مذمت کی اور فرمایا:

سورة البقرہ - آیت ۱۷۰

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَفِينَا عَلَيْهِ آبَاءُنَا أَوْ لَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ﴾

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل کیا ہے تو کہتے ہیں: نہیں، بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ کیا اگرچہ ان کے باپ دادا کچھ نہ سمجھتے ہوں اور ہدایت پر نہ ہوں؟

اور یہی وہ لوگ ہیں جن کی طرف الہی بیان نے اپنے اس فرمان میں اشارہ کیا:

سورة الاعراف - آیت ۱۷۹

﴿وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ﴾

اور بے شک ہم نے جہنم کے لیے بہت سے جن اور انسان پیدا کیے ہیں۔ ان کے دل ہیں جن سے وہ سمجھتے نہیں، اور ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے نہیں، اور ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے نہیں۔ وہ چوپایوں کی طرح ہیں، بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ۔

کیا ہی عجیب بات ہے... یہ کون سا غالب آجانے والا جذبہ ہے جو عقل پر غالب آکر اسے اس کے مالک سے چھپا دیتا ہے، اور نورِ بصارت پر غالب آجاتا ہے تو نظر گویا اندھی اور دھندلی ہو جاتی ہے، اور سماعت کی قوت پر غالب آجاتا ہے تو کان سننا چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ کیسی عجیب قوت ہے؟ یہ عصیت ہے۔

وہ عصبیت جو عقل کی کارکردگی کو مفلوج کر دیتی ہے، سماعت کی کارکردگی کو مفلوج کر دیتی ہے، اور بصارت کی کارکردگی کو مفلوج کر دیتی ہے۔ چنانچہ یہ انسان صرف اسی کی تسبیح و تعریف کرتا ہے جس کی وہ عصبیت کرتا ہے۔

آپ اس عصبیت کو طرح طرح کے نقابوں میں چھپا ہوا پائیں گے... کبھی قوم کے نقاب میں، کبھی قبیلے کی حمایت کے نقاب میں، اور کبھی خود دین کے نقاب میں، اور یہ بہت ہی خطرناک بات ہے، وہ اپنی عصبیت کو دین کا نقاب پہناتا ہے لیکن اگر وہ اپنی ذات پر غور کرے تو دیکھے کہ وہ خود دین کے نقاب میں دین سے لڑ رہا ہے، وہ اپنی عصبیت کو دین کے نام پر ڈھانپتا ہے، پھر جب اسے دین کے پیمانوں کی یاد دلائی جاتی ہے۔ اور دین کا صرف ایک ہی پیمانہ ہے۔ یعنی علم، تو وہ علم سے منہ موڑ لیتا ہے۔

جب اسے کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کی یاد دلائی جاتی ہے تو وہ سر پھیر کر کتاب اللہ اور رسول اللہ کی سنت سے منہ موڑ لیتا ہے؛ وہ ان پر اپنی عصبیت کو ترجیح دیتا ہے۔ اور یوں وہ شاید دین کے نام پر اپنی عصبیت کو ڈھانپتا ہے۔ پھر اسی عصبیت کے ذریعے وہ دین سے بھٹک جاتا ہے۔

اور ایک گہری حکمت کے تحت الہی بیان عمومی صورت میں نازل ہوا جو خود دین کو بھی شامل ہے، جس میں ہمارا رب جل جلالہ فرماتا ہے:

سورة الاسراء - آیت ۳۶

﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا﴾

اور اس چیز کے چھپے نہ پڑو جس کا تمہیں علم نہیں۔ بے شک کان، آنکھ اور دل، ان سب سے پوچھ گچھ ہوگی۔

اور اے اللہ کے بندو! میں اس لفظ «ما» کے سامنے کتنی ہی بار ٹھہرا ہوں، جو عموم کا کلمہ ہے، اور «ولا تقف» یعنی: کسی چیز کی پیروی نہ کر جب تک علم تجھے یہ نہ بتائے کہ وہ حق ہے۔ کیا آپ نے دیکھا کہ خود دین بھی اس عموم میں کیسے داخل ہے؟ کیا آپ نے دیکھا کہ خود دینی عقائد بھی اس عموم میں کیسے داخل ہیں؟ کیا آپ نے دیکھا کہ کتاب اللہ انسان کی عقل کو تقلید سے کیسے آزاد کرتی ہے، اور اسے کامل مطلق انسانی عقلی فکر کی بلندی تک کیسے پہنچاتی ہے؟

اس بات کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ دین کو تھامیں تو اسے اندھی عصبیت کی بنا پر نہ تھامیں، کیونکہ ہو سکتا ہے یہ عصبیت آپ کو گمراہ کر دے؛ اسے اس کے بنیادی عقائد میں تقلید کی بنا پر نہ تھامیں، کیونکہ ہو سکتا ہے یہ تقلید آپ کو برباد اور ہلاک کر دے، بلکہ علم کے اس پیمانے کو دیکھیں جس سے اللہ نے آپ کو نوازا اور آپ کو

عزت بخشی، اور علم کے فیصلے کے چھپے چلیں۔ اور اگر آپ پر راستہ مشتبہ ہو جائے اور آپ علم کے حقائق نہ جانتے ہوں تو کتاب اللہ آپ کے لیے ہے، کیونکہ کتاب اللہ اس کے لیے روشنی ہے جو علم کے حقائق میں سے کچھ نہیں جانتا۔ اور اگر آپ دیکھیں کہ آپ کتاب اللہ کو اس کے عمومی احکام میں جیسا چاہیے ویسا نہیں سمجھ پا رہے تو رسول اللہ ﷺ کی سنت آپ کے لیے ہے، جو آپ کے لیے نقطے حروف پر رکھتی ہے، مبہم باتوں کی وضاحت کرتی ہے، اور مجمل اور مختصر کو کھول کر بیان کرتی ہے۔ ہمیں ہمارا رب سبحانہ و تعالیٰ یہی حکم دیتا ہے۔

اور اگر ہم انسانی معاشروں کی اس آفت کی طرف توجہ کریں جو مسلمانوں کو مختلف گروہوں میں چیر پھاڑ دیتی ہے اور اس پر غور کریں تو ہم دیکھیں گے کہ وہ چھری جو اسلامی معاشرے کے جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کرتی ہے دو ہتھیاروں کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے:

یا تو خواہش نفس کا ہتھیار ہے، یا عصیت کا ہتھیار۔ اور آپ کسی بھی زمانے میں کوئی تیسرا ہتھیار یا تیسری چھری نہیں پائیں گے جو مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرے۔

رسول اللہ ﷺ کے زمانے کو دیکھیں جب آپ کو مبعوث کیا گیا اور عرب مختلف گروہ تھے جو جھگڑتے اور لڑتے تھے۔ اس جھگڑے کی وجہ کیا تھی؟ عصیت اور خواہش نفس۔

جب اس امت کی جمعیت متحد ہوئی اور وہ واقعی ایک جسم کی طرح ہو گئی۔ یہ کیسے ہوا؟

جب یہ امت اپنی عصیت چھوڑنے اور اپنی خواہشات چھوڑنے میں کامیاب ہوئی اور عقل اور علم کے سوا ہر چیز سے آزاد ہو گئی۔ تو متحد ہو گئی۔

پھر جب یہ وبا دوبارہ آئی، خواہشات کی وبا اور عصیت کی وبا، اور ذہنوں اور دلوں میں اپنا کام کرنے لگی، تو ایک امت پھر کئی امتیں بن گئی اور وہ پھر باہم جھگڑنے والے، لڑنے بھڑنے والے گروہ بن گئے، حالانکہ ان کے لیے ممکن تھا کہ وہ متحد رہتے، بھائی بھائی اور باہم صلح جو رہتے، اگر وہ اپنی عقلوں کی طرف پلٹ آتے۔

میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں اللہ کے دین کے لیے اخلاص کی وہ حرارت عطا فرمائے جو اس عصیت اور اس خواہش نفس کی وبا کو پگھلا دے۔ اور ہمیں سچوں میں سے بنا دے جیسا کہ اس نے حکم دیا۔ پس اس سے مغفرت مانگو، وہ تمہیں بخش دے گا۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں، ہم اس کی حمد کرتے ہیں، اس سے مدد اور مغفرت طلب کرتے ہیں، اور گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتے ہیں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! ہمارے سردار محمد اور ان کی آل اور تمام صحابہ کرام پر درود و سلام اور برکت نازل فرما۔

سورة الاحزاب - آیت ۵۶

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔

اے اللہ! ہمارے نبی محمد ﷺ پر، ان کی آل اور تمام صحابہ پر درود و سلام بھیج۔ اے اللہ! خلفائے راشدین ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم سے راضی ہو جا، اور تمام صحابہ کرام اور تابعین سے، اور ہم سے بھی ان کے ساتھ، اپنی رحمت کے صدقے، اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔ اے اللہ! تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو، مومن مردوں اور عورتوں کو، زندوں کو اور فوت شدگان کو بخش دے۔ اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت دے، اور اپنے موحد بندوں کی ہر جگہ مدد فرما۔

اے اللہ! ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کے والدین پر رحم فرما، اور ان پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے ہمیں بچپن میں پالا۔ اے اللہ! ہمارے مریضوں اور تمام مسلمان مریضوں کو شفا دے، پریشان حال لوگوں کی پریشانی دور فرما، غم زدوں کا غم دور فرما، اور مقروضوں کا قرض ادا فرما۔ اے اللہ! دنیا بھر کے پریشان حال مسلمانوں کی پریشانی دور فرما، اور ہمارے کمزور بھائیوں اور بہنوں سے ظلم اور آزمائش دور فرما۔

اے اللہ! ہمیں ہدایت دے اور ہمارے ذریعے دوسروں کو ہدایت دے، اور ہمیں ہدایت کا ذریعہ بنا۔ اے اللہ! ہمیں حق کو حق دکھا اور اس کی پیروی نصیب فرما، اور باطل کو باطل دکھا اور اس سے بچنا نصیب فرما۔ اے اللہ! ہمارے وطن اور تمام مسلم ممالک کی حفاظت فرما، اور جس ملک میں ہم رہتے ہیں اس کی بھی حفاظت فرما، اور اس میں امن، سلامتی اور خوشحالی قائم رکھ۔ اے اللہ! اس مرکز اور اس مسجد کے ذمہ داران کو کامیابی عطا فرما، ان کے کاموں میں برکت دے، اور اسے علم و ذکر کا گھر بنا دے۔ اے اللہ! ہمیں نفع بخش علم، نیک عمل اور نیک اولاد عطا فرما۔

سورة النحل - آیت ۹۰

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾

بے شک اللہ عدل، احسان اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے، اور بے حیائی، برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

سورة البقرہ - آیت ۱۵۲

﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ﴾

پس تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا، اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔